Regd No. L 5254
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳ | ۱۰ احسان ۱۳۲۸ ہش | ۱۰ جون ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۳۲

پاکستان پر آج تک اینگلو امریکن بلاک کے پابند ہونے کا الزام لگتا رہا ہے

روسی حکومت کی دعوت کو قبول کرنے کا خیر مقدم

لاہور ۹ جون آج ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری نے وزیر اعظم پاکستان کے حکومت روس کی دعوت کو قبول کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہی واقعہ ایشیاء کی سیاسیات کو ایک نئی ڈگر پر چلانے کا باعث بن سکتا ہے۔ آپ نے کہا یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ روسی حکومت نے بالآخر پاکستان کی اہمیت کو سمجھا اور ہماری حکومت نے بھی محدود سیاسی حلقے میں حرکت کرنے کی پالیسی کو خیرباد کہہ دیا۔

مسٹر اقبال شیدائی نے کہا ہمارے اسلامی نظریات روسی کمیونزم اور برطانیہ کی سرمایہ پرست جمہوریت دونوں سے مختلف ہیں۔ لہٰذا ہمیں دنیا کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد اپنے عوام کیلئے وہ راہ متعین ہونی چاہئے جو ان کے مفادات کے لئے زیادہ سے زیادہ نفع رساں ہو۔ روس سے ڈپلومیٹک تعلقات کے بغیر بہت سے بیرونی سیاسی حلقوں میں ہمیں اینگلو امریکن بلاک ہی کے قواعد کا پابند سمجھا جا رہا ہے۔ ملکہ پچھلے دنوں تو وزیر اعظم پاکستان کو بھی یہ کہنے کی ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ ہمیں گھر کی مرغی نہ تصور کیا جائے پھر یہ الزام اور بھی واضح ہو جاتا تھا جب یہ صورت حالات نظر آتی تھی کہ روس ایشیا کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ اور پاکستان کو ایشیا میں کلیدی مقام حاصل ہے لیکن پھر بھی ان دونوں میں ڈپلومیٹک تعلقات نہیں ہیں۔ لہٰذا روسی حکومت کی دعوت اور وزیر اعظم پاکستان کی قبولیت نے اہل فکر کے لئے فکر کا ایک اور دروازہ کھول دیا ہے۔ (سٹاف رپورٹر)

ہندوستان کیا چاہتا ہے؟

نئی دہلی ۹ جون۔ آج ایک ہندوستانی نمائندہ نے کشمیر میں شرائط صلح کو حکومت ہندوستان کے غیر مشروط طور پر قبول نہ کرنے کے مسئلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان چاہتا ہے کہ تمام قبائلیوں کو بے ہتھیار کر کے تتر بتر کر دیا جائے اور ۳۰ ہزار مربع میل کے آزاد علاقے میں ہندوستانی فوجیں رکھی جائیں۔ ہندوستان کا کہنا ہے کہ گلگت کے سوا شمالی کشمیر کا سارا علاقہ ہندوستان کا ہے اور وہ تمام راستے بھی اسی کے قبضے میں رہنے چاہئیں جن کے ذریعے پہلے تجارت ہوا کرتی تھی۔

متحدہ اریٹیریا کا مطالبہ

قاہرہ ۹ جون۔ آج اریٹیریا نیشنل فرنٹ پارٹی کے ایک وفد کے لیڈر شیخ ابراہیم سلطان نے کہا ان کی پارٹی اریٹیریا کی ۷۵ فیصدی آبادی کی نمائندہ ہے اور اریٹیریا کے کامل اتحاد اور آزادی کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہم تقسیم کی مخالفت اور اریٹیریا کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے تسلیم کرانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آزادی لیبیا کی کمیٹی کے صدر نے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کمیٹی طرابلس اور سائرنیکا کو برطانیہ کے تسلیم کرنے کے متعلق عرب لیگ کے پاس بہت جلد ایک رپورٹ پیش کرے گی۔

اس پالیسی کا مقصد لیبیا کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش سے بچانا ہوگا۔

(اسٹار)

کشمیر کمیشن نے آئندہ اقدامات کے متعلق فارمولا تیار کر لیا

قبائلی اپنے کشمیری بھائیوں کیلئے ہر ممکن قربانی کر گذریں گے

سرینگر ۹ جون۔ کشمیر کمیشن نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلے کو سلجھانے کے لئے آئندہ کونسا قدم اٹھائے گا۔ آج شام سرینگر میں اس نئے فارمولا کی تفصیلات پر غور کیا گیا گو صبح اصولی طور پر اس پر غور کر لیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تازہ اقدام کے متعلق سرکاری طور پر کل اعلان کر دیا جائے گا۔

مظفر آباد — ۹ جون۔ آزاد کشمیر حکومت اپنے علاقوں میں کاشتکاروں کو مفت کپڑوں اور بیجوں کی سپلائی کا کام بڑی تیزی سے کر رہی ہے۔ کاشتکار بھی حکومت سے کماحقہ تعاون کر رہے ہیں۔ امید ہے اس مہینے کی پندرہ تاریخ تک پانچ ہزار من بیج کاشتکاروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ آزاد کشمیر حکومت نے محتاج مہاجروں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے پانچ لاکھ پانچ ہزار گز کپڑا بھی خریدا ہے اور کھڈیوں کے کام کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ایک ہزار گانٹھیں سوت کی بھی خریدی گئی ہیں۔ آزاد علاقے میں ایک مرکزی کوآپریٹو بنک کے قیام کا انتظام بھی ہو رہا ہے۔ امید ہے بہت جلد امدادِ باہمی کی انجمنیں بھی قائم ہو جائیں گی۔

پشاور — ۹ جون۔ قبیلہ ہنازئی کے سردار صاحبزادہ محمد سعید نے آج ایک اخباری بیان میں کہا۔ ہندوستان نے جو استصواب سے پہلو تہی کی پالیسی اختیار کی ہے وہ مستحسن نہیں۔ پٹھانوں میں جنہوں نے اپنے کشمیری بھائیوں کو بچانے کے لئے بڑی قربانیاں کی ہیں اس سے غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر قیمت پر کشمیر کا فیصلہ اس کے عوام کی اپنی مرضی سے ہو۔ آپ نے کہا حکومت پاکستان کو اسی مطالبے پر زور دینا چاہئے۔ ورنہ قبائلی اپنے کشمیری بھائیوں کی مدد کرنے میں کسی قربانی سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

کلکتہ پریذیڈنسی جیل میں بلوہ

کلکتہ ۹ جون۔ کل کلکتہ پریذیڈنسی جیل میں کمیونسٹ قیدیوں اور پولیس میں تصادم ہو گیا۔ ایک ڈپٹی کمشنر پولیس ایک اسسٹنٹ کمشنر سپرنٹنڈنٹ جیل اور ۳۵ سپاہی زخمی ہوئے۔ تین قیدی بھی مجروح ہوئے جن میں سے آج ایک ہسپتال میں چل بسا۔ حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کمیونسٹ قیدیوں نے یہ بدنظمی پارٹی کے خاص رسالے پر پھیلائی ہے اور یہ اس سکیم کا ایک حصہ تھا جس کے ماتحت کمیونسٹوں نے ہندوستان کے ہر محاذ پر بدنظمی پھیلانے کا پروگرام مرتب کیا ہے۔

مسئلہ فلسطین پھر سلامتی کونسل میں

لیک سکسیس ۹ جون (اے۔ پی۔ سی) اگر شام اور اسرائیل کی گفتگو ناکام رہی تو مسئلہ فلسطین پر سلامتی کونسل میں از سرِ نو بحث شروع ہو گی۔ آج علانیہ کونسل کے صدر سے مل کر مسئلہ فلسطین پر مجلس اقوام۔ اسرائیلی مندوب نے کہا اس وقت سمجھوتے میں صرف ایک ہی بات حائل ہے اور وہ ہے شمال کے علاقے سے شامی فوج کے نکلنے کا مسئلہ جس پر شامی راضی نہیں ہیں جب لبنان نے اسرائیل سے بات چیت شروع کی اور لبنانی علاقے میں اسرائیلی فوج پر اعتراض کیا گیا تو ہم نے جھٹ اسرائیلی فوج واپس بلا لی تھی اور بات چیت خوشگوار طریق سے چل دی۔

بنوں میں پیر مانکی اور خان غلام احمد خاں کا داخلہ بند

میانوالی ۹ جون۔ عوامی مسلم لیگ کے صدر پیر صاحب مانکی شریف اور جنرل سیکرٹری خان غلام محمد خان اور جائنٹ سیکرٹری مسٹر فضل حق شیدا کو پنجاب کے سرحدی مقام داؤد خیل پر روک دیا گیا۔ امن عامہ میں خلل ڈالنے کے الزام میں انہیں ضلع بنوں میں داخلے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ تحریری طور پر کوئی غیر آئینی حرکت نہ کرنے کا یقین دلانے کے باوجود ان کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ اور انہیں آگے نہ جانے دیا گیا۔ (نامہ نگار الفضل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ سے شائع کیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے مصلح ہیں

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

(۳)

(از ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت اقدسؑ کا فرمان

"اس وقت کے پیرزادے اور گوشہ نشین بھی جو فقیر اور اہل اللہ کہلاتے ہیں۔ کانوں میں روئی دے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسلام کو ان کی آنکھوں کے سامنے ایک معصوم بچہ کی طرح ماریں پڑ رہی ہیں۔ اور دشمن گلا گھونٹنے کو تیار ہے۔ لیکن ان سخت دل نام کے فقیروں کو کچھ بھی پروا نہیں۔ پھر اسلام کس سے مدد چاہے۔ اور کس کو اپنا ہمدرد سمجھے۔ اول تو اسلام کے لئے ان تمام فرقوں سے کچھ خدمت ہوتی ہی نہیں۔ اور اگر شاذ و نادر کسی سے ہو بھی۔ تو وہ ریاء اور طولی سے خالی نہیں۔ پھر اگر اسلام اس وقت غریب نہیں۔ تو پھر کس وقت ہوگا۔ اور اگر یہ مصیبت کے دن نہیں تو پھر اور کب آئیں گے۔" (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ)

تائید:۔ (۱) "مسلمانان ہند کی شامت اعمال نے مدت ہائے مدید سے جھوٹے پیروں۔ نقلی صوفیوں اور جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے۔ جنہیں نہ خدا کا خوف ہے۔ نہ رسول کا پاس۔ نہ شرع کی شرم۔ یہ بھی ذی اثر اور با اقتدار طبقہ اسلام کے نام پر ایسی ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرق انفعال سے تر ہو جاتی ہے۔ اور اب کچھ دنوں سے اس گروہ اشرار کی مشرکانہ سیاہ کاریاں اور فاسقانہ سرگرمیاں اس درجہ بڑھ گئی ہیں۔ کہ اگر خدا کی غیرت ساری اسلامی آبادی کا تختہ ان کے جرائم کی پاداش میں الٹ دے۔ تو وہ جنہیں کچھ بھی بصیرت سے حصہ ملا ہے۔ ذرا تعجب نہ کریں۔"

("زمیندار" ۱۸ اگست ۱۹۱۵ء)

(۷) "اے خدائے دو جہاں مسلم کو پھر مسلم بنا
پھر یہ منوا دے کہ مسلم کا کوئی ثانی نہیں
اپنی پامالی کا یارب ہم کو خود ہے اعتراف
ہم مسلماں ہیں مگر ہم میں مسلمانی نہیں"

(رسالہ صوفی ۱۹۲۵ء)

(۸) "دنیا کو صاف نظر آ گیا ہے۔ کہ امت مسلمہ اگر کسی مجتمع شیرازہ اور کسی بندھی ہوئی تسبیح کا نام ہے۔ تو آج صحیح معنوں میں امت مسلمہ ہی موجود نہیں۔ بلکہ منتشر اوراق ہیں۔ چند بکھرے ہوئے دانے ہیں۔ چند بھٹکی ہوئی بھیڑیں ہیں۔ جن کا نہ کوئی ریوڑ ہے۔ نہ گلہ بان۔" (اخبار وکیل ۱۵ جنوری ۱۹۴۲ء)

فرمان مصلح:۔ (۹) "قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے۔ مگر سب سے بڑا کلام مگر وہ تم سے بہت دور ہے۔ تمہاری آنکھیں اسکو دیکھ نہیں سکتیں۔ اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ توریت یہودیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو۔ تو گواہی دے سکتے ہو۔ کہ باعث اس کے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔" (نزول المسیح صفحہ ۹۳)

تائیدات:۔ (۱) "عالم اسلام کی تباہی و بربادی بلا خیز طوفان۔ طوفان حوادث۔ بالخصوص مسلمانان ہند پر مصائب و آلام کے روز افزوں ہجوم کے اسباب یہ نہیں۔ کہ تم میں علم و ہنر نہیں۔ یا تمہاری تعداد کم ہے۔ بلکہ اصل سبب یہ ہے۔ کہ تمہاری زندگی غیر شرعی اور جہالت کی زندگی ہے۔ ...... تم نے آجتک یہودیت کی راہ اختیار کی۔ اور اسی پر چلے۔ اور اسی لئے ضربت علیہم الذلۃ کے عذاب میں مبتلا ہو گئے۔" (زمیندار ۱۲ جولائی ۱۹۲۱ء)

(۲) ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کا شیرازہ گویا ایسا بگڑا ہوا ہے۔ کہ گویا قرآن حکیم کی تعلیم ان تک پہنچی ہی نہیں۔ (پیسہ اخبار)

ہم ایسے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو کیا کریں۔ جو اپنے عمل سے اسلام کو رسوا کر رہے ہیں۔ ...... ہندوستان میں تقریباً دس لاکھ مساجد ہیں۔ جن کے امام قرآن مجید کے مطالب سے واقف نہیں۔

(اخبار "پیسہ" بحوالہ فاروق ۷ ستمبر ۱۹۳۹ء)

(۳) اب اسلام کا صرف نام قرآن کا صرف نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں۔ جو نیچے آسمان کے ہیں۔

(اقتراب الساعت صفحہ ۳۲)

(۴) جیسے قوم نوح کو شیطان نے بہکایا۔ اسی طرح اس امت میں بھی وہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام و تابعین و اماموں کے قول و فعل کے خلاف قبر پرستی و "رجال الغیب" کے قصے شروع ہو گئے۔ اور خالص دین نہیں رہا۔ (حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی بر حمائل مترجم)

(۵) آہ! ہم کیا ہیں؟ ہم وہ ہیں۔ کہ ہمارے قویٰ سلب ہو چکے۔ ہماری بہادری عنقا ہو چکی۔ اعضاء کمزور ہو چکے۔ حقانی تڑپ ہمارے دلوں سے معدوم ہو چکی۔ بلکہ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ تمام اعضاء مر چکے۔ فقط ایک دہن اور اس میں ایک زبان باقی ہے۔

(اہلحدیث مارچ ۱۹۳۰ء)

یہ ثابت کرنے کے بعد کہ اقوام عالم اپنی بدحالی اور بد اعمالی کا نمایاں الفاظ میں واویلا مچا رہی ہیں۔ اس بات پر دلائل بیان کرتا ہوں۔ کہ مسلمان اس ناگفتہ بہ حالت کا واسطہ دے دے کر آسمانی مصلح کو پکار رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو

مسلمانوں کا اپنی ناگفتہ بہ حالت کا اقرار اور مصلح ربانی کے لئے عاجزانہ پکار

(۱) چھوڑ کر پابندئ دیں مائل الحاد ہیں
یہ غلامانِ تمدن کس قدر آزاد ہیں
آنکھ اندھی۔ روح گندی دل سیاہ مردہ ضمیر
آدمی سوسائٹی کی لعنتوں میں ہے اسیر
اشرف المخلوق کا یہ خلق یہ کردار دیکھ
حق نما انساں کو شیطاں کا شریکِ کار دیکھ
بے حیا۔ گستاخ باغی اور عصیاں کار دیکھ
مشرقِ نورِ ضیا کو ہمکنارِ نار دیکھ
یارب کہیں وہ مردِ مسلماں نظر آئے
جس میں اثرِ عظمت انساں نظر آئے
جس کے عمل نیک میں پرتو ہو نبی کا
جس کی نگاہ پاک میں قرآں نظر آئے

(مدینہ یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء)

(۲) "اے گلشنِ اسلام کے مالی آ۔ اور دیکھ کہ تیرے لگائے ہوئے پودے خشک ہو رہے ہیں۔ انہیں ایک بار پھر تیری ضرورت ہے۔ آ اور ان کی آبیاری کر کے دنیائے اسلام کو ایک بار پھر گلکدہ بنا دے۔ کفر و الحاد کی گھٹاؤں نے دنیا کو تاریک بنا رکھا ہے۔ آ اور اپنے حسن جہاں تاب کی ضیا پاشیوں سے اسے ایک بار پھر بقعۂ نور بنا دے۔ اے ناخدائے کشتئ اسلام آ اور دیکھ کہ مسلم کا جہاز نئے تمدن کے بحرِ بے پایاں میں غوطے کھا رہا ہے۔ اور اسے ساحلِ مراد تک پہنچا دے۔ اسلام کی کھیتی خشک ہو رہی ہے۔ آ اور رحمت کا بادل بن کر ایک بار پھر اسے سرسبز و شاداب بنا دے۔ اے رہبرِ کامل۔ تیری امت تیرے بتائے ہوئے رستہ کو یاد نہ رکھنے کی وجہ سے اب گم کردہ راہ ہے۔ خدارا رحم فرما۔ اور ایک بار پھر اسے منزلِ مقصود کا رستہ دکھا دے۔ اے کارواں کے حدی خواں تیرے جانشین وہ پہلے سے سریلے گیت بھلا چکے ہیں۔ اور نہ تیرے نغمات شیریں کی تقلید کر سکتے ہیں۔ اس لئے اہل محفل دوسرے بیہودہ مشاغل کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ آ اور اپنے ساز پر نغمۂ وحدت چھیڑ۔ اور خوش الحانیوں سے سامعین کو ایک بار پھر مسحور کر دے" (اخبار شہباز ۲۲ اگست ۱۹۴۱ء)

(۳) "اے صاحب الجود و الکرم۔ ہماری نابود کیسیوں کی انتہا نہیں رہتی۔ جب ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اور قوموں کی اصلاح و ہدایت کے لئے تو انبیا مبعوث ہوتے رہے تھے۔ بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ صدیوں جاری رہا۔ اب ایک طرف تو یہ سلسلہ ہی ختم ہو چکا۔ (کسی غلط فہمی کی بنا پر ایسا کہا ہے۔ ورنہ نہ خدا یہ سلسلہ بند کر سکتا ہے۔ نہ سلسلہ بند ماننے کی صورت میں مصلح کے لئے دعا کی جا سکتی ہے۔ ناقل) اور دوسری طرف ہماری زار و سقیم حالت ہادی کی محتاج بن کر رہ گئی۔ اس حالت یاس میں ہمارا کیا حشر ہونا ہے۔ آج ہماری حالت اگلے زمانہ کے گمراہوں سے کسی طرح بھی بہتر نہیں۔

رحم اے رحمۃ للعالمین رحم۔ اب تو جانِ مضطر لبوں پر آگئی ہے۔ خدا کے لئے کروٹ لیجئے۔ گرتے کو سنبھالیئے۔ سوگوارانہ حالت کو دیکھئے۔ بہت پامال ہو چکے۔ مٹ چکے۔ خاک میں مل چکے۔ اب کرم کیجئے۔ دستگیری فرمایئے۔ ورنہ آپ کی امت بدبختیوں کا شکار ہو کر رہ جائے گی۔ برباد ہو جائے گی۔ اور کوئی آنسو بہانے والا بھی نہ ملے گا۔

(رسالہ مولوی جلد ۳۷ نمبر ۲)

درویشوں کی امداد کا چندہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

اس سے قبل ان احباب کے نام شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ جنہوں نے قادیان کے مستحق درویشوں یا ان کے رشتہ داروں کی امداد کے لئے وقتاً فوقتاً چندہ دیا ہے۔ اب ذیل میں ایسے احباب کی تازہ فہرست شائع کی جاتی ہے:۔

(۱) مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور ۔/۲۵ روپے

(۲) امۃ الصدیق بیگم صاحبہ زوجہ کیپٹن حفیظ احمد خان صاحب لاہور چھاؤنی ۔/۔/۵۰

(۳) زکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ جمعدار محمد نصیب صاحب عارف کراچی ۔/۔/۱۸

(۴) ڈاکٹر مزمل حسین صاحب قریشی سیالکوٹ ۔/۲۰

(۵) محمد علی صاحب صدر بازار لاہور چھاؤنی چند پارچات

اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

تراویح کیلئے حفاظ کی ضرورت

مختلف جماعتہائے احمدیہ سے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ رمضان المبارک میں ان کے ہاں تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لئے حافظ بھجوایا جائے۔ اس بارہ میں نظارت تعلیم و تربیت انتظام کر رہی ہے۔ اور حفاظ کی طرف سے بھی اطلاع آ رہی ہے۔ جن حفاظ نے ابھی تک اطلاع نہیں دی۔ اور وہ نظارت کی معرفت کسی جماعت میں اپنی تقرری کو پسند کرتے ہوں۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۰ جون ۱۹۴۹ء

اسلام کا منتہائے مقصود

اللہ تعالےٰ سورۂ فجر میں فرماتا ہے۔
یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

ترجمہ۔ اے اطمینان یافتہ نفس اپنے رب کی طرف خوشی خوشی منظور و مقبول ہو کر لوٹ آ۔ پھر میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

ان آیات پاک میں اللہ تعالےٰ نے انسان کی زندگی کا منتہائے مقصود بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انسانی زندگی کی تمام جدوجہد اس منتہائے مقصود کے پیش نظر ہونی چاہیئے کہ اسکو نفس مطمئنہ کی نعمت حاصل ہو۔ کیونکہ جب انسان کو ایسا نفس حاصل ہو جاتا ہے۔ جو مطمئن ہو۔ تو وہ خوشی خوشی اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی آغوش میں ڈال دیتا ہے۔ اور خود اللہ تعالےٰ بھی خوشی خوشی اسکے لینے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اور اسکو خوش آمدید کہتا ہے۔ پھر انسان اللہ تعالےٰ کے حقیقی بندوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جتنی بھی ہدایت دنیا کی راہ نمائی کے لئے بھیجی ہے۔ اس کا منتہائے مقصود یہی تھا۔ اور ہے کہ انسان اپنی زندگی کو ایسے سانچے میں ڈھالے۔ کہ اسکو نفس مطمئنہ نصیب ہو۔ اس ساری تعلیم کا مقصد جو انبیاء علیہم السلام پر وقتاً فوقتاً نازل ہوتی رہی ہے۔ انسان کو اسی منزل کی طرف راہ نمائی کرنا ہے۔ جس کی طرف نہائت واضح اشارہ ان آیات پاک میں کیا گیا ہے۔ کہ وہ خوشی خوشی اللہ تعالےٰ کی طرف بڑھے درآنحالیکہ خود اللہ تعالےٰ خوشی خوشی اسکو قبول کرے۔ اور اسکو اپنی جنت میں داخل کرلے۔

اللہ تعالےٰ کی تعلیم اسی مقصد کے لئے حالات کے مطابق ہر قوم ہر ملک ہر زمانے میں آتی رہی یہاں تک کہ اس نے اپنی پوری تعلیم قرآن کریم کی صورت میں بھیجدی۔ اور صرف تعلیم ہی نہ بھیجی۔ بلکہ اسکو قابل قبول اور قابل عمل ثابت کرنے کے لئے کامل اسوۂ حسنہ بھی عطا کیا۔

بہتوں نے اس تعلیم پر عمل کیا۔ اور منتہائے مقصود کو پا لیا۔ ان کو نفس مطمئنہ کی نعمت ملی۔ اور اللہ تعالےٰ کی جنت میں داخل ہو گئے۔ لیکن اس سے بھی بڑی تعداد نے اس منتہائے مقصود کو ہوا و حرص کے طوفان میں کھو دیا۔

اسلامی تاریخ پر آپ نظر ڈالیں۔ تو جہاں آپ کو علمائے ربانی کا ایک وسیع سلسلہ نظر آئے گا۔ وہاں آپ کو ایسے علماء سوء بھی نظر آئیں گے۔ جنہوں نے حقیقی منزل مقصود سے بھٹک کر کسی خاص فروعی اصول کو اپنا مطمح نظر بنالیا۔ اور تمام عمر اسی پر صرف کر دی۔ یہ مقدس اصنام ہر دور میں تراشے جاتے رہے ہیں۔ اور ایسے علماء مسلمانوں میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے لادینی اثرات کے ماتحت اپنی اپنی رائے کے مطابق اسلامی تعلیم کی توضیحیں کیں۔ اور اپنے اپنے خیال کے مطابق نظریاتی اصنام گھڑ لئے۔ اور عوام کو اور اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کے حقیقی منتہائے مقصود سے ہٹا کر گمراہ کر لیا۔

ایک طرف تو لادینی فلسفہ حیات کے زیر اثر بے عمل صوفی پیدا ہو گئے۔ تو دوسری طرف قشر پرست ملاؤں کا زور ہو گیا۔ جنہوں نے اسلامی شریعت کو ایک پہلو سے نرا گورکھ دھندا اور دوسرے پہلو سے نہائت بھیانک اور ہیبت ناک بنا دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر عہد میں مجددین کا ظہور ہوتا رہا ہے۔ جو صراط مستقیم کی طرف بلاتے رہے۔ لیکن ہر وقت درباری اور سیاسی ملا ان کی مخالفت کرتے رہے

دنیاوی تفوق کی وجہ سے مسلمانوں کا دینی بھرم بھی قائم رہا۔ لیکن جب دنیا سے مسلمانوں کا سیاسی تفوق مٹ گیا۔ تو قومی انتشار کے ساتھ ساتھ دینی شیرازہ بھی قابو سے نکل گیا۔

علمائے اسلام کے دل و دماغ پر مغربی فلسفہ اور سیاست چھا گئی۔ انہوں نے نئے نئے اصنام گھڑنے شروع کر دیئے۔ ان میں سے بعض تو سب کو نظر آسکتے ہیں۔ لیکن بعض نہائت لطیف قسم کے اصنام ہیں۔ جو موجودہ زمانہ کی بگڑی ہوئی ذہنیت کو نہائت خوشنما نظر آتے ہیں۔ ان لطیف اصنام میں سب سے بڑا اور سب سے خطرناک صنم وہ ہے۔ جو مودودی صاحب نے گھڑا ہے۔

اس صنم کی خطرناکی اس وجہ سے بڑھ گئی ہے۔ کہ آپ نے نہائت چابک دستی سے اسکو تقدیس کا پورا پورا لباس پہنا کر اس طرح پیش کیا ہے کہ کسی کو ذرا شک و شبہ کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ آپ نے کہا کہ "تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا منتہائے مقصود یہ تھا اور ہے کہ تلوار سے نظام ہائے باطل کو مٹا کر دنیا میں نظام حق قائم کیا جائے۔

نظام باطل اور نظام حق کے مقدس الفاظ سنکر کون مسلمان ہے جو آمنا و صدقنا نہ پکار اٹھے گا۔ اس نظریہ کا لادینی نیش "کس صفائی سے ان مقدس الفاظ سے چھپا دیا گیا ہے۔ آپ کا لاجواب استدلال یہ ہے کہ جس طرح فاشی اور اشتراکی نظام ہائے باطل کے قیام و استحکام کے لئے "تلوار" کا استعمال ائمۃ الکفر جائز سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وہ نظام رحمت جو رحمۃ للعالمین نے پیش کیا ہے تلوار کی نوک کے بغیر قائم نہیں کیا جاسکتا یعنی . . . . .

وطن۔ نسل۔ قوم۔ حقوق ملکیت کی جنگ زرگری سے جو فتنہ و فساد بپا کیا ہی حلال ہو جاتا ہے۔ اگر یہ فی سبیل اللہ برپا کیا جائے۔ اگر امریکہ اور برطانیہ جمہوریت کی نعمتوں سے مالا مال کرنے اور روس اشتراکیت کی مساوات قائم کرنے کے لئے تلوار اٹھاکے اور دوسروں کی آزادی چھین لے۔ تو وہ اس لئے بُرے نہیں کہ انہوں نے فتنہ و فساد کا باب کھولا۔ بلکہ اس لئے بُرے ہیں۔ کہ جو اصول وہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لادینی ہیں فتنہ و فساد بذات خود نہ اچھا ہے نہ بُرا ہے۔ صرف اس کا استعمال بُرا ہے۔ اگر نظام حق قائم کرنے کے لئے اٹھایا جائے۔ تو چونکہ وہ انبیائے علیہم السلام کا "منتہائے مقصود" ہے۔ اس لئے یہ بڑی اچھی چیز ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

آج دنیا امن۔ دین حق یعنی اسلام کی جستجو اور تلاش میں ہے۔ وہ قرآن کریم کے نزدیک آنا چاہتی ہے۔ مگر ہمارے علماء اپنے عجیب و غریب نظریات سے ڈرا کر اسکو اسلام سے پرے دھکیلنے کی سعی کر رہے ہیں۔ مودودی صاحب کے نظریہ "اسلامی جماعت" کو سنکر کون ہے جو نہیں پکار اٹھے گا۔ کہ "واقعی اسلام تلوار کا مرہون ہے"۔ مگر . . . . دنیا جو پہلے ہی اسلام سے اور بھی بدظن ہو جائے۔ تو ہو جائے ہمیں کیا۔ اُف یہ سیاست کی چاٹ بھی کتنی بُری ہوتی ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت لادینی سیاست کی دلدل میں دھنس کر رہ گئی ہے۔ اس تحریک کا جو حشر ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔ لیکن . . . . .

اس تحریک نے اسلام کی پاک تعلیم پر جو الزام غیر مسلم دنیا لگاتی آرہی تھی۔ اس الزام کی بنیاد کو اور بھی مستحکم کر دیا ہے۔ وہ کہتی ہے۔ کہ قرآن کریم میں لاکھ لکھا ہو کہ اسلامی تعلیم کا منتہائے مقصود نفس مطمئنہ کا حصول ہے۔ مگر ہم تو ان علماء کی توضیح مانتے ہیں۔ وہ بھی تو قرآن کریم ہی سے اپنے نظریات نکالتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود تلوار کی نوک پر نظام حق . . . . یعنی . . . . نظام اسلام قائم کرنا ہے۔" حالانکہ قرآن کریم ایسے نظریات سے بالکل معصوم ہے۔ تبلیغ اسلام میں کتنی روک پیدا کر دی گئی ہے؟

مسلمان کون ہے؟

چند دن ہوئے معاصر تسنیم میں ایک خبر بڑے طمطراق سے شائع کی گئی تھی۔ کہ فلاں جگہ کی اسلامیہ انجمن نے ایک جلسہ کیا۔ اور اس میں مودودی صاحب کی دہائی کے مطالبہ کے ساتھ یہ قرارداد بھی پاس کی کہ مرزائیوں (احمدیوں) کو اس وجہ سے حکومت اقلیت قرار دے دے کہ وہ (یعنی احمدی) تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے بچوں تک کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ اس ضمن میں ہم ذیل میں چند فتاوے درج کرتے ہیں۔ تاکہ حکومت کو مسلمانوں کے کفر و ایمان کا صحیح علم ہو جائے۔

(۱) شیعوں پر فتوے فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق رضؓ اند ودر کتب فقہ مسطور است کہ ہر کہ انکار خلافت حضرت صدیق نماید منکر اجماع قطعی گشت وکافر شد۔ پس در حق شان حکم کافر جاری است۔ رافضی واجب القتل است۔

(رد تبرا صفحہ ۳۰)

ترجمہ شیعہ حضرت صدیق رضؓ کی خلافت کے منکر ہیں کتب فقہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی حضرت صدیق رضؓ کی خلافت کا انکار کرے۔ اس نے اجماع کا انکار کیا۔ اور کافر ہوا۔ اور رافضی واجب القتل ہے۔

(۲) سنیوں پر فتوے سوائے فرقہ اثنا عشریہ کسے ناجی نیست کشتہ شود و خواہ بموت میرد (حدیقہ شہداء صفحہ ۶۵)

ترجمہ سوائے شیعوں کے اور کوئی ناجی نہیں۔ خواہ مارا جائے یا اپنی موت مرے۔

(۳) اہلحدیث پر فتوے (الف) فرقہ غیر مقلدین (اہلحدیث)

جن کی علامت ظاہری اس ملک میں آمین بالجہر اور رفع یدین اور نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ہے اہل سنت سے خارج ہیں۔ اور مثل دیگر فرق ضالہ رافضی خارجی وغیرہ ہی کے ہیں۔ کیونکہ ان کے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت کے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ ان سے مخالطت

اور مجالست کرنا اور ان کو اپنی خوشی سے مسجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے۔ (جامع الشواہد)

(ب) پس تقلید کو حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا۔ (انتظام المساجد)

(ج) مولوی احمد رضا خان صاحب سرگروہ علمائے بریلی نے مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی وغیرہ کے خلاف فتوےٰ دیا ہے۔ کہ **کلھم مرتدون باجماع اسلام** یعنی یہ تمام علمائے مرتد ہیں اس فتوےٰ پر علماء حرمین شریفین اور مفتیوں اور قاضیوں کے دستخط اور مہریں ثبت ہیں۔ ان کی کتب کے حوالے دے کر کفر کی تین وجوہات بیان کی ہیں۔ (۱) ختم نبوت کا انکار (۲) آنحضرت صلعم کی توہین (۳) امکان کذب باری تعالےٰ

(۴) دیوبندی علماء پر فتوےٰ (۱) علمائے دیوبند مرتد و کافر ہیں۔ جو ان کے کفر وارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر اور مرتد ہے (۲) مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سے بکلی مجتنب رہیں۔ (۳) ان کے پیچھے نماز پڑھنا تو کجا ان کو بھی اپنے پیچھے نماز نہ پڑھنے دیں۔ (۴) اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں (۵) اور نہ ان کا ذبیحہ کھائیں (۶) نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں (۷) نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں (۸) یہ بیمار ہوں۔ تو ان کی عیادت کو نہ جائیں (۹) مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ (۱۰) مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔

ہم نے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر صرف چار فتاوےٰ یہاں دیئے ہیں ورنہ علمائے کے کارناموں کا یہ دفتر بہت وسیع ہے۔ اب برائے خدا غور فرمائیں۔ کہ جب تمام کے تمام مسلمان ان فتاوےٰ کے رو سے پہلے ہی کافر ہوں۔ تو بیچارے احمدیوں کا کیا قصور ہے ؎

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

قرآن کریم سورہٗ صف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علٰی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ

اس آیہ کریمہ کے طرز خطاب سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ نام نہاد مسلمانوں سے کہا گیا ہے یعنی وہ لوگ جو پہلے ہی اپنے آپ کو مومن سمجھتے ہیں۔ سوال ہے کہ جب وہ پہلے ہی مومن ہیں۔ تو ان کو یہ کیوں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ۔ اس کی وجہ جو ہوسکتی ہے وہ یہ ہے کہ جن لوگوں سے یہ خطاب ہوا ہے وہ کہلائیں گے تو مومن ہی لیکن دراصل ان کا ایمان نہایت کمزور حالت کو پہنچ چکا ہوگا۔ صرف برائے نام ہی ایمان رہ گیا ہوگا۔ ان کے ایمان اور کفر میں امتیاز کرنا مشکل ہوگا۔

انہیں ازسر نو مسلمان ہونا پڑے گا۔

اب ذرا ان لوگوں کو دیکھئے جو دوسروں کو حکومت سے اقلیت قرار دلانے کے لئے شاندار قرار دادیں پاس کرتے ہیں۔ ان کی تحریریں پڑھیں۔ ان کی تقریریں سنیں تو صاف نظر آئے گا۔ کہ وہ خود اپنے آپ سے نالاں ہیں۔ اور خود اپنے ایمان کی ایسی بری حالت کے زبان حال وقال سے اقراری ہیں۔ گزشتہ ایک صدی کا اسلامی لٹریچر پڑھیئے۔ ہر مصلح ہر عالم کا یہی فیصلہ ہے۔ کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے۔ انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم پر چلنا چھوڑ دیا ہے۔ آج بھی اخباروں اور تقریروں کے ذریعہ یہی بات زور وشور سے کہی جاتی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ **تؤمنون باللہ ورسولہ** یعنی اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول پر ازسرنو ایمان لاؤ۔ اور اسی لئے اس زمانہ کے فرستادہٗ خدا نے بھی کہا ہے ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

سوچنا چاہیئے کہ مسلمان جو اپنے فتووں سے ہی کافر ہو چکے ہیں۔ اور اپنے ہی اقرار سے ہی ایمان باللہ والرسول کھو چکے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام ان کو ازسر نو مسلمان بنانے کے لئے آئے نہ کہ کافر بنانے کے لئے۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت کی ایک نہایت ضروری میٹنگ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۹ء کو بمکان امیر صاحب جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائل پور منعقد ہوگی۔ جس میں مرکز سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شمولیت فرمارہے ہیں۔ لہذا ضلع لائل پور کی تمام جماعتوں کے امیر اور پریذیڈنٹ صاحبان معہ سیکرٹریان ٹھیک ۹ بجے صبح جڑانوالہ ضلع لائلپور میں امیر صاحب کے مکان پر جمع ہو جائیں۔ تا بروقت کارروائی شروع ہو سکے۔ ضلع لائلپور میں متعین دیہاتی مبلغین کی شمولیت بھی ضروری ہے

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی

کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو

پڑھنے کیلئے دے۔

منافقت سے بچنے کی نصیحت

خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں:۔

ناصر آباد دس جون۔ آج خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

دنیا میں سب سے بڑی مرض منافقت ہے۔ یہ مرض جتنی پھیلتی چلی جائے گی۔ اتنی ہی جماعت کمزور ہوتی چلی جائے گی۔ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ مرض عام ترقی کر رہی ہے۔ منافق دوست بن کر دشمنی کرتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے۔ کہ وہ زید کی برائیاں بکر کے سامنے بیان کرتا ہے۔ زید کی برائیاں زید کے سامنے بیان نہیں کرتا۔ اتنی موٹی علامت کے ہوتے ہوئے اگر تم منافق کو پہچان نہیں سکتے۔ تو تم سب سے زیادہ احمق ہو تمہیں اس کے فریب میں نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ دلیری اور جرأت سے کام لے کر اسے کہہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ منافق ہے اسے منہ نہیں لگانا چاہیئے۔ وہ تمہیں بے وقوف بناتا ہے۔ تم بے وقوف مت بنو۔ تم اسے کہہ دو کہ اگر تم میرے سامنے میری برائیاں بیان کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ دوسرے کی برائیاں میں سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ سنجیدگی اور بہادری سے تقوےٰ پیدا ہوتا ہے۔ اگر اخلاق مضبوط ہوں تو برائیاں چھپ جاتی ہیں۔ اگر تم جرأت سے کام کروگے۔ تو منافق کی منافقت جلد ختم ہو جائے گی۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے۔ تو تم گویا منافق کو اس کی منافقت میں اور زیادہ بڑھ جانے میں مدد دیتے ہو۔

قادیان میں رمضان کے درس اور تراویح کا انتظام

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے)

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی قادیان میں رمضان کے درس اور تراویح کا انتظام ہوگا۔ چنانچہ اس تعلق میں ناظر صاحب تعلیم وتربیت (بھائی چوہدری عبدالرحیم صاحب) کا ارسال کردہ پروگرام درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آنے والے رمضان اور اسکے بعد کے زمانہ کو ہم سب کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور ۸/۶/۴۹

حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک میں قادیان میں قرآن مجید کا درس ہوگا۔ اور روزانہ قریباً ایک پارہ کا ترجمہ معہ تفسیری نوٹس ختم کیا جائے گا۔ اور اس طرح انشاء اللہ رمضان المبارک میں سارے قرآن مجید کا ایک دور ہو جائے گا۔ یہ درس مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر تا عصر ہوا کرے گا۔ اور مندرجہ ذیل علماء کرام امسال درس دیں گے۔

پہلا عشرہ	مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل	از ابتداء قرآن مجید تا سورہٗ توبہ ختم
دوسرا عشرہ	" " غلام احمد صاحب ارشد فاضل	از سورہٗ یونس تا سورہٗ روم ختم
آخری عشرہ	" " محمد شریف صاحب امینی فاضل	از سورہٗ لقمان تا آخر قرآن مجید

نماز تراویح کا حسب ذیل طریق پر انتظام ہوگا۔

(۱) مسجد مبارک۔	حافظ الہ دین صاحب۔
(۲) مسجد اقصےٰ۔	حافظ عبدالعزیز صاحب۔
(۳) مسجد ناصر آباد۔	مرزا فضل حق صاحب۔

مسجد مبارک میں نماز تراویح سحری کے وقت اور مسجد اقصےٰ ومسجد ناصر آباد میں بعد نماز عشاء نماز تراویح ہوا کرے گی۔

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی روزانہ مسجد مبارک میں بعد نماز عصر حدیث بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔ رمضان المبارک میں یہ درس بعد نماز فجر ہوا کرے گا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ علماء کرام اور حافظ صاحبان کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب درویشوں کا ہر لحاظ سے حافظ وناصر ہو۔ اور رمضان المبارک کی برکات سے پوری طرح متمتع فرمائے۔ آمین

عبدالرحیم ناظر تعلیم وتربیت قادیان دارالامان

الحاج ڈاکٹر نواب علی خان صاحب احمدی مرحوم کے مختصر حالات زندگی

(از مکرم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سرحد)

محترم جناب ڈاکٹر نواب علی خان صاحب احمدی اصل باشندہ ریاست پونچھ کشمیر وحال مقیم بگٹ گنج مردان صوبہ سرحد۔ ایک نہایت مخلص۔ دیندار۔ تہجد خوان اور سابق بالخیرات احمدی تھے۔ پنشن پانے کے بعد بگٹ گنج مردان میں سکونت پذیر رہے۔ اور بالآخر یہاں ہی فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کے والد محترم کا نام عمر بخش صاحب تھا۔ جو ذات کے چوغطہ مغل تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام سردار بی بی تھا۔ یہ نیک نہاد بچہ اپنے والدین کے گھر نیک ساعت میں تولد ہوا۔ آپ کا مولود موضع گنڈی ریاست پونچھ تھا۔ آپ کا تولد قریباً ۱۸۷۲ء میں یا ۱۲۸۹ھ میں ہوا۔

جن ایام میں ان کے نانا گلاب خان صاحب مظفر آبادی کشمیر میں ملازم تھے۔ انہوں نے اپنی ایک لڑکی ڈاکٹر صاحب کے والد عمر بخش صاحب سے بیاہ دی تھی۔ اور دوسری لڑکی منیر الدین صاحب نامی ایک نوجوان سے بیاہ دی تھی۔ جو فیض اللہ چک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے۔ ڈاکٹر صاحب بدوران تعلیم ایک دفعہ مڈل کا امتحان دے کر فیض اللہ چک آ گئے۔ یہ ۱۸۹۲ء تھا۔ اور اپنی ماسی صاحبہ کے ہاں مقیم تھے۔

حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول جو اپنی حکمت اور علم اور دست شفا کے سبب سے مشہور تھے۔ اور ان دنوں قادیان ضلع گورداسپور میں حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام کے پاس مقیم تھے۔ اور گردو نواح کے مریضوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ بدوران قیام ڈاکٹر صاحب بمقام فیض اللہ چک ان کی ماسی کے خاندان سے کوئی شخص بیمار ہوا۔ جس کو قادیان میں حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ کو دکھلانے کیلئے لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب بھی ساتھ قادیان گئے۔ اور اس طرح قادیان میں حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ کے ذریعہ حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام سے مشرف ملاقات نصیب ہوا۔ اور آپ کے دل پر ان کی ملاقات نے بڑا اثر کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ان دنوں حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ ایک میدان میں ایک چھپر کے نیچے دریوں پر بیٹھا کرتے۔ اور وہیں مطب کیا کرتے تھے اور وہیں درس القرآن بھی ہوتا تھا۔ میری موجودگی میں آیت ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر پر حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ نے دو گھنٹہ کا وقت صرف کیا۔ اور نہایت پُر معارف تقریر کی۔ چونکہ میں مشن سکول کا طالب علم تھا اور پادریوں کے زیر اثر رہا تھا۔ حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ کا درس اور معارف قرآنی نے میرے دل میں اسلام اور قرآن کی محبت پیدا کر دی۔ اور میں مطالعہ قرآن کریم کا شائق ہوا۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے بعد از فراغت از درس قرآن کریم حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا۔ آپ کا قادیان آنا کس غرض سے ہے۔

میں نے جواب دیا کہ حضرت میرزا صاحب کی ملاقات کی غرض سے آیا ہوں۔ ان کا ذکر خیر سنا ہوا تھا۔ حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کہ میں میرزا صاحب نہیں ہوں۔ ان کی ملاقات آپ کو نماز ظہر کے بعد ہو گی۔ چنانچہ نماز ظہر کے واسطے ہم مسجد مبارک میں گئے۔ جو ان دنوں بڑی مختصر سی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بغرض نماز ایک کھڑکی کے ذریعہ مسجد میں داخل ہوئے۔ خاکسار نے ان کو دیکھا اور بعد از نماز اسی راستہ سے پھر تشریف لے گئے۔

۱۸۹۲ء سے قبل حضرت احمد علیہ السلام نے براہین احمدیہ اور چند اور کتب تحریر کی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ میں نے ان کا مطالعہ کیا۔ ان میں حضرت صاحب نے لکھا تھا۔ کہ میں اور حضرت عیسیٰ ناصری ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اور یہ بات میرے دل میں جاگزیں رہتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ میں نے ایام میں چند رؤیا بھی دیکھی تھیں۔ جن میں سے ایک رؤیا یہ تھی۔

(۱) میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ قطب شمالی سے قطب جنوبی تک ایک روشنی ۔۔۔۔۔ آسمان پر المہدی لکھا ہوا ہے۔ انہی ایام میں آسمان پر ستارہ ذوالسنین نمودار ہوا تھا۔ یہ احادیث میں حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامات سے ہے۔ جس کی ایک دم مشرق کی طرف تھی دوسری مغرب کی طرف تھی۔ جو دونوں بڑی روشن تھیں۔ اور اس کی دمیں بھی بڑی روشن تھیں۔

(۲) ایک رؤیا ان ایام میں دیکھی تھی۔ جب کہ میں نوشہرہ ضلع پشاور کے ہسپتال میں ڈاکٹر تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک مقام ہے۔ جہاں ایک دریا بہتا ہے۔ جو بڑا گہرا ہے۔ اور جس پر سیاہ زنگ کی کائی پھیلی ہوئی ہے دریا کے کناروں پر گڑھے ہیں۔ اور ان گڑھوں میں سانپ ہیں بچھو ہیں۔ اور مینڈک ہیں۔ بڑا ڈراؤنا نظارہ ہے۔ کچھ لوگ اس کے پل پر وضو کر رہے ہیں۔ مگر میں وہاں سے ہٹ گیا کسی اور طرف چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک دریا بہہ رہا ہے۔ جس کا پانی نہایت صاف ہے۔ اس کے کناروں پر کثرت سے سرد اور باغات ہیں اور سبزہ زار ہے۔ اور کثرت سے لوگ وہاں وضو کر رہے ہیں۔ اور نماز کی تیاری میں مشغول ہیں۔ میں نے بھی وہاں وضو کیا اور نماز ادا کی۔

یہ دو دریاؤں کے نظارے احمدیت اور غیر احمدیت کی حالت کا نقشہ تھے۔ خدا تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو صاف اور شفاف پانی بغرض وضو و نماز مہیا کر دیا۔

ایک تیسری رؤیا یہ بھی دیکھی کہ ایک صاف اور وسیع میدان ہے۔ وہاں کچھ گھر بھی ہیں۔ ایک شخص زور زور سے اعلان کر رہا ہے۔ کہ آج حضرت میرزا احمد قادیانی صاحب کی دعوت ہے۔ میں بھی بغرض شمولیت دعوت میں حاضر ہوا۔

اس پکارنے والے نے پھر کہا۔ آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت ہے۔ یہاں بھی میں نے چند لوگ جمع دیکھے مگر میں ان سے ہٹ کر مشرق کی طرف چلا گیا سو وہاں ایک اونچا چبوترہ بنا ہوا تھا۔ اس پر ایک مکان بنا ہوا تھا اور لوگ وہاں جمع ہو رہے تھے۔ اس مکان میں ایک میز بچھی ہوئی ہے۔ جس پر ایک پاکیزہ صورت انسان تشریف فرما ہیں۔ اس کے سامنے کھانے پڑے ہوئے ہیں۔ اتنے میں پکارنے والے نے پھر پکارا کہ آج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہے۔ میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ دیکھا کہ حضرت احمد میز کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور کھانے ان کے سامنے دھرے ہوئے ہیں۔ مجھے بھی حکم ملا کہ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ مگر میرے دل میں گذرا۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑے عظیم الشان انسان ہیں اور میں ایک غریب شخص ہوں۔ کس طرح ان کی دعوت میں شامل ہو جاؤں۔ میں نے جرأت کی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بالآخر بذریعہ حضرت احمد مسیح موعود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں شریک کر دیا۔

ان خوابوں پر غور کرنے کے بعد بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر ۱۹۱۴ء میں تجدید بیعت احمدیت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک آپ ان ایام میں لنڈی کوتل خیبر ایجنسی میں متعین تھے۔

بدوران تعلیم بقیام لاہور آپ کی شادی لاہور کے مشہور ڈاکٹر محمد سلیمان صاحب کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ جس میں سے خدا تعالیٰ نے آپ کو اولاد کثیر دی۔ جو کہ سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی بیوی جس دن فوت ہوئی۔ آپ کو اس کی جدائی کا سخت صدمہ ہوا اور اس کے بعد آپ کی صحت بگڑ گئی۔ آپ کو فالج ہوا مگر خدا تعالیٰ نے اس سے افاقہ بخشا۔ پھر تین بار مرض سرطان نے حملہ کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے ضرر سے نجات دی آپ کو مرض ذیابیطس کی تکلیف تھی۔ مگر آپ کی وفات مرض نمونیہ سے ہوئی۔

آپ نے جب امتحان ڈاکٹری پاس کیا۔ تو یکم اپریل ۱۹۰۰ء میں آپ کو صوبہ سرحد میں مقام پشاور سرکاری طور پر ڈاکٹر لگایا گیا۔ اور اکتیس سال صوبہ کے مختلف کونوں میں آپ نے تبدیل ہو کر خلق خدا کو فائدہ پہنچایا۔

خلق اللہ کی ہمدردی۔ حسن اخلاق۔ غریبوں کی امداد اور خبر گیری آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ غریب اور نادار مریضوں کا اور خصوصاً احمدیوں کا علاج اکثر بلا اخذ فیس یا قیمت ادویہ مفت کرتے رہتے تھے۔ خاکسار کی اولاد اور متعلقین پر خاص نظر رکھتے تھے۔ اور بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔ نیکی کے ہر کام میں سبقت فرماتے تھے۔ آپ باوادی چند دنوں یا قاعدہ سے بڑے مہمان نواز خیر انسان تھے۔ غرباء کے علاوہ محتاجین اور مجذوب بھی آپ کے پاس آتے۔ اور آپ کچھ نہ کچھ ان کے ہاتھ میں دے دیا کرتے اور رخصت کر دیا کرتے۔ ملاؤں سے ان کی طبیعت میں سخت نفرت تھی۔ ان کو وہ مذہبی بدعمل خیال کرتے تھے۔ قرآن کریم کا اکثر مطالعہ کرتے رہتے۔ باوجود ضعف پیری جوانی ہمت تھے۔ اور آخر تک مریضوں کا علاج کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو مرض کی شناخت اور دست شفا عنایت کی تھی ۱۹۱۲ء میں آپ نے حج بیت اللہ ادا کیا۔ اور دوستوں کے لئے تحفے تحائف لائے۔ آپ نمازوں میں باقاعدہ تھے۔ نماز جمعہ مسجد احمدیہ بگٹ گنج مردان میں ادا کیا کرتے۔ باوجود بیماری کے دو افراد کے کندھوں پر ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے آ جاتے۔ جب تک قوت بدنی نے جواب دیا۔ آپ نے نماز جمعہ قضا نہ کی۔ آپ نے ۱۹۳۱ء میں بگٹ گنج مردان میں سرکاری ڈاکٹری سے پنشن لی۔ اور بگٹ گنج میں ہی مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ پونچھ کو اپنی اراضی واقعہ پونچھ میں سے دس کنال اراضی ہبہ کر دی تھی۔ تاکہ وہاں کی جماعت اس پر مسجد بنا لیں۔ یا کسی اور دینی کام میں لگا دیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

آپ نے بگٹ گنج میں قیام کیا۔ اور آپ کی پریکٹس مقبول عام ہوئی۔ قریباً اٹھارہ سال پرائیویٹ پریکٹس کی۔ آپ بحیثیت ڈاکٹر ہونے کے ہر دلعزیز تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ بے تکلف اور سادہ مزاج انسان تھے۔ جب آپ کی بیوی فوت ہوئی تو آپ نے میری تحریک پر زنانہ مسجد احمدیہ بگٹ گنج مردان کے قریباً کل اخراجات تعمیر ادا کئے۔ اور لاہور میں بیوی صاحبہ کی یاد میں ایک سنگ مرمر کی لوح لگوائی تا نماز پڑھنے والے اس کے حق میں ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ خاکسار اور بعض اور احباب جماعت آپ کی بیماری میں اکثر ان سے ملتے رہتے تھے آپ بڑے خوش ہوتے اور فرمایا کرتے تھے کہ احباب کے ملنے سے دل خوش ہوتا ہے۔ آپ ہمیشہ فرماتے کہ میری موت کے وقت آپ مردان سے باہر نہ جاویں۔ مگر اتفاقاً خاکسار ۱۶ مئی ۱۹۴۹ء کو ہوتی مردان سے پشاور گیا ۱۷ مئی کو ڈاکٹر فرجان علی خان صاحب کو ایک مریض دکھانے گیا۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں پتہ لگا۔ کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کل ایک بجے دن کے یعنی ۱۷ مئی ۱۹۴۹ء کو مطابق ۸ رجب المرجب ۱۳۶۸ھ بروز سہ شنبہ محبوب حقیقی کو جان شیریں سپرد کر کے دار فنا سے دار البقاء کو چلے گئے ہیں۔ کوئی آگے کوئی پیچھے خدا تعالیٰ مغفرت کرے اور اپنے قرب جوار میں مقام محمود میں جگہ دے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے پسماندگان کو صبر اور اجر دے اور انہیں والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے جس خدا کے تعلق سے ڈاکٹر صاحب نے سب کچھ پایا وہ سب کچھ ان کو تعلق باللہ قائم رکھنے پر دے آمین

جناب ڈاکٹر صاحب کو احمدی احباب نے غسل دیا۔ اور نماز جنازہ مولوی چراغ الدین صاحب احمدی مبلغ نے پڑھایا۔ اکثر احمدی احباب نماز جنازہ میں شریک تھے۔ اور کثرت سے باشندگان ہوتی مردان بگٹ گنج خاص کر اور دوسرے احباب بوقت تجہیز و تکفین موجود تھے۔ خدا تعالیٰ سب کو جزا دے۔ جزیہ دے آمین

ہم نے مسجد احمدیہ پشاور میں جماعت کثیر کے ساتھ جمعہ کے دن ۲۰ مئی ۱۹۴۹ء کو نماز جنازہ ادا کیا آپ بگٹ گنج کے مشہور قبرستان میں اپنے خاندان کے فوت شدہ افراد کے پاس دفن ہوئے۔ ۔۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مسلمانوں میں مذہبی تعلیم کی شمع کو فروزاں رکھنے والے

سن ہجری کی ساتویں صدی مسلمانان عالم کے لئے انتہائی ابتلاء کا دور تھا۔ منگول فوجوں نے بغداد کو اسلامی تہذیب و تمدن کی مشعل کو قریب قریب بجھا دیا تھا۔ لیکن جس طرح مسلمانوں کے لئے ابتلاء کے دور میں سے گزرنا مقدر تھا۔ اسی طرح یہ بھی مقدر ہے کہ اس قوم کا دوبارہ احیاء ہو اور وہ پھر اپنی کھوئی ہوئی سلطنت و عظمت حاصل کرے۔ چنانچہ گزشتہ صدی میں احیاء اسلام کی جسقدر دنیا کی تحریکیں جاری ہوئیں وہ اس انحطاط کا ہی ردعمل تھا۔ جو مسلمانوں میں بحیثیت قوم رونما ہو چکا تھا۔

سید احمد بریلوی رح، سید اسمٰعیل شہید رح اور سید جمال الدین افغانی ایسی تحریکوں کے نقیب تھے مصر میں اس تحریک کے بانی مفتی محمد عبدہ تھے۔ مصر میں جامعہ ازہر کا قیام بھی مسلمانوں میں مذہبی علوم کی شمع کو روشن رکھنے کے لئے ہی عمل میں آیا تھا۔ اسلامی علوم کی یہ قدیم درسگاہ اہل مصر کی دینی مساعی کی آئینہ دار ہے۔

مفتی محمد عبدہ

مفتی محمد عبدہ ایک بڑے عالم اور مفکر تھے انہوں نے جامعہ ازہر کی اصلاح و ترقی کے لئے بہت کچھ کیا۔ وہ ۱۸۴۹ء میں ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے صوبے کے شہروں میں حاصل کرنے کے بعد قاہرہ چلے گئے اور اعلیٰ تعلیم کی غرض سے جامعہ ازہر میں داخل ہو گئے۔ یہاں انہیں سید جمال الدین افغانی سے استفادہ کرنے کا موقع مل گیا۔ سید صاحب موصوف نے ان کو سیاسی اور مذہبی مسائل کی طرف متوجہ کیا جن سے اس وقت مصر اور دوسرے اسلامی ممالک دوچار تھے۔ جامعہ ازہر سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے تعلیم و تعلم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور سیاسی مذہبی تعلیمی اصلاحات کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ ان کا نظریہ یہ تھا کہ مسلمانوں کی ترقی کے لئے ان کی تعلیمی بالخصوص اخلاقی اور مذہبی اصلاح انتہائی ضروری ہے چنانچہ وہ جب جامعہ ازہر کے ریکٹر بنے تو انہوں نے جدید مضامین مثلاً تاریخ وغیرہ کو جامعہ کے نصاب میں شامل کیا۔ انہوں نے مقدمہ ابن خلدون کا خود درس دینا شروع کیا۔

۱۹۰۵ء میں مفتی محمد عبدہ کا انتقال ہو گیا ان کے بعد ان کے شاگردوں نے وہ تحریک جاری رکھی جو انہوں نے اپنی زندگی میں شروع کی تھی اور تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ دوسرے اسلامی ممالک تک اپنی آواز پہنچائی۔ سید رشید رضا نے جو ان کے خاص شاگردوں میں سے تھے ایک ماہوار رسالہ جاری کیا اور کئی سال تک اس کی ادارت کے فرائض انجام دیئے۔ اس رسالہ نے عامۃ المسلمین کے خیالات کو بہت حد تک متاثر کیا۔

جامعہ ازہر

جامعہ ازہر کو مذہبی درسگاہ ہونے کے لحاظ سے تمام اسلامی دنیا میں ایک یگانہ حیثیت حاصل ہے۔ انڈونیشیا، چین، مراکش اور دوسرے دور دراز علاقوں کے طلباء یہاں آکر تعلیم حاصل کرتے ہیں ٹیونس میں بھی ایک کالج جاری کیا گیا ہے جس کا نام مشہور اسلامی فلاسفر و مورخ ابن خلدون کی رعایت سے "خلدونیہ" رکھا گیا ہے۔ اس کالج کے نصاب میں جدید علوم بھی شامل ہیں۔ کالج میں ایک وسیع لائبریری بھی ہے۔

مراکش کے شہر فاس میں بھی ایک قدیم یونیورسٹی موجود ہے۔ اس دار العلوم نے بھی بڑے بڑے اہل علم حضرات پیدا کئے ہیں۔

اگر ہم اپنے اردگرد نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اپنے قریب بھی بعض ایسی شخصیتیں نظر آتی ہیں۔ جنہوں نے برصغیر ہندوستان میں مذہبی تعلیم کی شمع کو روشن کیا۔ اس ضمن میں شاہ عبدالحق دہلوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے حدیث کا علم حاصل کرنے کی ضرورت پر خاص طور پر زور دیا۔ ان کے بہت سے شاگرد تھے۔ جن میں ان کے اپنے بیٹے شاہ نور الحق خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

ہندوستان کے مسلمانوں میں دینی علوم کے متعلق دلچسپی پیدا کرنے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بھی کافی حصہ ہے۔ شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبدالرحیم بھی بہت بڑے عالم تھے آپ نے اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کا زمانہ پایا اور دہلی میں دینیات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا۔

علاوہ اس خاندان میں شاہ ولی اللہ کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے نسبتاً چھوٹی عمر میں ہی دینی علوم پر عبور حاصل کر لیا تھا۔ والد کی وفات کے بعد آپ نے بارہ سال تک اپنے خاندانی مدرسہ میں دینیات کا درس دیا۔ آپ حجاز بھی تشریف لے گئے اور وہاں حدیث کی تعلیم حاصل کی ہندوستان واپس آکر آپ پھر لوگوں کو دینی تعلیم دینے میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے تفسیر القرآن کے اصولوں، اصول حدیث، اصول قانون اور اسلامی تصوف پر وغیرہ پر متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ اس میں اسلامی عقائد کے متعلق عقلی بحث کی گئی ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کی فلاح اسلامی اصول پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

شاہان مغلیہ کے آخری دور میں مسلمانوں میں جو سیاسی اور عمرانی انحطاط رونما ہو چکا تھا۔ آپ اس سے بے حد متاثر ہوئے۔ اور آپ نے اسلامی سوسائٹی کے زوال کے اسباب و علل پر بڑی سنجیدگی سے غور کرنا شروع کیا۔ آپ نے محسوس کیا کہ سوسائٹی کے مختلف طبقوں میں جو وسیع خلیج پیدا ہو گئی ہے اسے پاٹنا ضروری ہے۔ چنانچہ غور و خوض کرنے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلمانوں کو نکبت و ادبار کے گڑھے سے نکالنے کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ نئی پود کو صحیح قسم کی تعلیم دی جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنی ساری کوششیں تعلیم کا ایک موزوں نظام مدون کرنے پر صرف کر دیں۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹوں شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر نے اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

ملا نظام الدین

برصغیر پاکستان و ہند میں دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں ملا نظام الدین کے خاندان کا بھی بڑا حصہ ہے۔ موصوف مشہور نصاب تعلیم ——— درس نظامیہ ——— کے بانی ہیں۔ یہ خاندان لکھنؤ کے محلہ فرنگی محل میں آکر آباد ہو گیا تھا۔ وہاں مذہبی علوم کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا گیا۔ جسے عام طور پر مدرسہ نظامیہ یا دار العلوم فرنگی محل کہا جاتا ہے۔ اورنگ زیب علیہ الرحمۃ نے اس مدرسے کو جاگیر دی۔ یہ مدرسہ اب تک جاری ہے۔ اور اس کا منتظم اعلیٰ ہمیشہ علماء کے اس خاندان میں سے ہوتا ہے

مساجد کی تعمیر

قرآن کریم میں ہے۔ انما یعمر مسٰجد اللہ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر۔ کہ اللہ کی مساجد کی تعمیر وہ لوگ کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور یوم الآخر پر یقین رکھتے ہیں۔ نماز با جماعت کے لئے مساجد کی تعمیر ضروری ہے۔ اور اسی بنا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بار بار ہدایات فرمائی ہیں کہ ہر جماعت کے احباب مسجد بنائیں۔ اور اگر مسجد نہ بنا سکیں۔ تو کوئی جگہ ہی بنالیں۔ اور نماز با جماعت کا پختہ انتظام کریں۔ تمام جماعتیں حضور عالی کے اس فرمان کے پیش نظر اپنے اپنے ہاں مسجد کا جائزہ لیں اور اگر کہیں مسجد یا جگہ نہیں ہے۔ تو بنا کر نظارت ہذا میں رپورٹ فرما دیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

سکندر آباد کی ایک مخلص احمدی خاتون کا انتقال

(از مکرم مولوی غلام قادر صاحب شرق بنگلوری)

میری اہلیہ رہ بیگم موصیہ تھی۔ بہت نیک سیرت خوش اخلاق صوم و صلوٰۃ کی پابند سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر تحریک میں اپنی استعداد سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھی ہر مد کے اپنا حصہ آمد با قاعدہ ادا کرنے کے علاوہ حسب وصیت اپنے مال کا دسواں حصہ بھی اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ام المومنین مدظلہا اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ الودود سے اسے خاص انس تھا۔ اور حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کے خاندان سے بھی وہ محبت رکھتی تھی۔ میری بیعت ۱۹۰۷ء کی ہے وہ میرے بعد احمدی ہوئی۔ لیکن اپنے احمدی ہونے سے پہلے مذہبی امور میں کبھی میری کوئی مخالفت نہیں کی۔ اور اس میں خاص صفت یہ تھی کہ وہ بڑی مہمان نواز تھی۔ اور جو بھی مہمان آئے بڑی فراخ دلی سے خاطر تواضع کرتی۔ بنگلور میں قیام کے دوران میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ و دیگر مبلغ وغیرہ میرے گھر آئے تو وہ ان کی آمد سے بڑی خوشی محسوس کرتی اور باوجود ناسازی طبیعت کے کئی دن تک برابر ان کی خدمت میں مصروف رہتی۔ ابتداء میں قادیان جانے کا اسے بڑا شوق تھا خدا نے وہ آرزو بھی اس کی پوری کر دی اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ کئی مرتبہ قادیان شریف کی زیارت حاصل ہوئی اور جب کبھی وہاں جاتی تو وہاں کی بزرگ ہستیوں سے ملکر بڑی خوشی محسوس کرتی ان کے فیض صحبت سے اپنے عرفان میں بھی ترقی کرتی۔ اور تقریباً ۵۴ سال میرے ساتھ پوری وفا کرنے کے بعد اپنے پیچھے بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ پوتی۔ نواسہ۔ نواسی وغیرہ کل ۵۴ افراد کا ایک بڑا قبیلہ چھوڑ کر قریباً ۷۰ سال کی عمر میں ۲۱ مئی ہفتہ کے دن اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتے اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہوئے اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اگر ان کے متعلق کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۰۶۰: میں فیروزہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب مہدی پور ڈاک خانہ بدوملہی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے کانٹے طلائی وزنی دو تولے قیمتی -/۲۰۰۔ کلپ طلائی ۲ عدد ۸ ماشہ۔ پن طلائی ۲ عدد ۸ ماشہ۔ پیری طلائی ۸ ماشہ: -/۲۰۰ کڑے طلائی ۱۲ تولہ -/۱۲۰۰ حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ خرچ کر کے صرف کر چکی ہوں کل جائداد -/۱۶۰۰ (سولہ سو) روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۸ کی بھی انجمن مذکور مالک ہوگی۔

الامتہ: فیروزہ سلیم بقلم خود:۔ گواہ شد۔ میاں محمد حسین پریزیڈنٹ مہدی پور۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم۔

وصیت نمبر ۱۱۰۶۳ میں سکینہ بیگم زوجہ محمد امین صاحب ساکن مہدی پور ڈاک خانہ بدوملہی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی دو عدد وزنی ۲ تولے قیمتی -/۲۰۰

کلپ طلائی دو عدد وزنی آٹھ ماشہ
پن طلائی وزنی آٹھ ماشہ
مندری طلائی ۲ عدد آٹھ ماشہ
} -/۲۰۰

کڑے طلائی ۱۲ تولے -/۱۲۰۰

حق مہر وصول کر کے یکصد روپیہ خرچ کر چکی ہوں کل -/۱۶۰۰ روپیہ جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔ الامتہ:۔ سکینہ بیگم بقلم خود زوجہ محمد امین صاحب سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ محمد امین صاحب خاوند موصیہ ساکن مہدی پور سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۱۰۶۶: میں اللہ دتا ولد میاں محمد بخش صاحب ساکن مہدی پور ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان نمبر ۱۲۱۵F پختہ دو منزلہ واقعہ اندرون محلہ گیٹ شیرانوالہ لاہور قیمتی -/۳۰۰۰ روپیہ ہے۔ اراضی ۱۲ بارہ کنال قیمتی -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ اس کل جائداد -/۳۶۰۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ میرا گذارہ میرے مکان واقع لاہور پر ہے۔ وہ وصیت کے حصہ آمد سے مستثنیٰ ہے۔

العبد:۔ میاں اللہ دتہ ولد میاں محمد بخش صاحب ساکن مہدی پور ضلع سیالکوٹ
گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ میاں محمد حسین صاحب مہدی پور سیکرٹری مال ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۱۱۰۶۸: میں برکت بی بی زوجہ اللہ دتہ صاحب مہدی پور ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ۲ تولے (۲) ڈنڈیاں طلائی قیمتی -/۲۰۰ دو سو روپیہ ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۲ روپے زیورات میں وصول پا لیا تھا۔ -/۲۰۰ روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ میاں اللہ دتہ خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۱۰۶۹ میں حسین بی بی بیوہ امام دین صاحب ساکن مہدی پور سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد ڈنڈیاں طلائی وزنی ۵ تولے قیمتی -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ حق مہر وصول ہو چکا ہے مگر خرچ ہو گیا ہے -/۵۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی

العبد:۔ حسین بی بی زوجہ امام دین
گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:۔ میاں محمد حسین بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۰۷۰ میں غلام فاطمہ بیوہ غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم چک نمبر ۶۵۰ ڈاکخانہ لنڈیانوالہ لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

موجودہ وقت میں چار مربع زمین دجوہ بطور گذارہ میرے پاس ہے۔ جس کو فروخت کرنے کا اختیار مجھے حاصل نہیں۔ صرف پیداوار کی مالک ہوں۔ جس کی سالانہ آمد اندازاً اکہزار روپیہ -/۱۰۰۰ ہوتی ہے۔ اس میں کمی دبیشی ہوتی رہتی ہے۔ لہذا میں اسکی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتی رہوں گی۔ نیز مبلغ -/۳۵۰۰ روپیہ نقد کسی کو قرض حسنہ کے طور پر دیا ہوا ہے۔ لہذا اس تمام رقم یعنی سالانہ آمد اور قرضہ نسندی ہوئی رقم کے پانچویں ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ نیز بوقت فات علاوہ ازیں میری کوئی جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۵ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ:۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ بیوہ غلام مصطفےٰ صاحب

گواہ شد:۔ غلام احمد برادر موصیہ
گواہ شد:۔ چوہدری فضل احمد احمدی ولد مبارل خاں چک نمبر ۶۵۰ ضلع لائلپور۔

بیروت میں لبنانی سفارتخانہ

بیروت ۹ رجون۔ حکومت لبنان کی وزارت خارجہ نے بیرو کے شہر لیما میں ایک نیا سفارتخانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)

شرق اردن کے فوجی اطاشی

لندن ۹ رجون۔ لندن میں شرق اردن کے قونصلخانے کے عسکری بحر کمال بے محمود کو برطانوی فضائی وزارت نے آج گفت و شنید کرنے کی دعوت دی ہے (اسٹار)

اعلان ضروری

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری احمدی مرحوم سابق ساکن بھادیہ کے ڈاکخانہ ڈوگالہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کی بیوہ چراغ بی بی صاحبہ مرحوم کا امانتی روپیہ مبلغ -/۱۹۰۰ طلب کر رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ مرحوم کا اور کوئی وارث (اولاد او والدین وغیرہ میں سے) اس وقت موجود نہیں ہے۔ سو اگر کوئی وارث ہو یا مرحوم سے کسی نے قرض وغیرہ لیا ہو۔ تو وہ ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ اس کے مطابق قانون شریعت فیصلہ کر دیا جائیگا۔ (ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

چین کے شمال مغربی صوبوں میں اسلامی حکومت نمودار ہو رہی ہے؟

لنڈن ۹ جون۔ چین کے شمال مغرب میں مسلم آبادی کا علاقہ اب کمیونسٹ کا واحد مزاحم ہوگا۔ اخبار لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع کے مطابق ہانگ کانگ میں یہ عام خیال ہے اس کا کہنا ہے کہ شمال مغرب کے تین صوبوں چینگھائی۔ کانسو اور ننگسیا میں ایک اسلامی حکومت ابھر رہی ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ چینی مسلمان اپنی قدیم فوجی روایات کے ساتھ کمیونسٹوں کے حملوں کا سختی سے مقابلہ کریں گے۔

مسلمانوں کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ان کے پاس شمال مغرب میں اسلحہ سازی کا کوئی کارخانہ نہیں ہے اطلاع ملی ہے کہ جنرل ماپو فانگ اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔ جنرل کلیر شنالٹ کی سنٹرل ایئر ٹرانسپورٹ جنوب سے اسلحہ بذریعہ طیارہ لانچو لے جا رہی ہے۔

ابھی حال ہی میں سنکیانگ کے دارالحکومت سے جو لوگ آئے ہیں ان کی اطلاعات کے مطابق سنکیانگ کے چینی حکام روس کے سخت حامی ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اخبارات کا لب و لہجہ امریکہ اور برطانیہ کے خلاف ہے۔ اور ان میں روسی چینی۔ تمدنی تعلقات کی آرگنائزیشن کا جاری کردہ پروپیگنڈا چھپتا ہے یہ آرگنائزیشن روسی قونصل خانہ جنرل کے کنٹرول میں ہے۔ (استار)

امریکہ کو خوش کرنے کے لئے فرانکو کابینہ میں تبدیلی کرے گا

میڈرڈ ۸ جون۔ اطلاع ملی ہے کہ جنرل فرانکو اپنی کابینہ میں بڑی تبدیلیاں کرنے کی تجویز پر غور کر رہا ہے تاکہ وہ غیر ممالک میں زیادہ قابل قبول ہو۔ رد و بدل کی خبر پندرہ دن کے اندر موصول ہو جائے گی۔

امریکہ کو رام کرنے کی جنرل فرانکو جو کوششیں کر رہے ہیں یہ اس کا استدلالی نتیجہ ہے ابھی حال ہی میں جنرل فرانکو نے امریکہ اور لاطینی امریکہ کے ساتھ زیادہ گہرے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی پالیسی کا اعلان کیا تھا۔

توقع ہے کہ فلانجسٹ پارٹی کے سرکردہ رکن کابینہ سے برطرف ہو جائیں گے۔ اگر ان کی جگہ غیر فلانجسٹ اراکین مقرر کئے گئے تو خارجی ممالک کے چند اعتراضات قائم نہ رہ سکیں گے۔

ان افواہوں کو بعنی خیز بتایا جا رہا ہے کہ وزیر خارجہ سائنور آرٹیجو جو فلانج پارٹی کے رکن نہیں ہیں بلکہ کیتھولک یونین پارٹی کے رکن ہیں بدل دیئے جائیں گے۔ ان کے متوقع جانشینوں میں سابقہ سفیر مقیم لنڈن اور پولیسی میں سفیر کا نام لیا جا رہا ہے۔ (استار)

سائیرینائیکا کی آزادی کا خیر مقدم

بغداد ۹ جون۔ برطانیہ نے سائیرینائیکا کی آزادی کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس اطلاع کو عراق کے سیاسی حلقوں میں عام اطمینان کے ساتھ سنا گیا۔ لیکن اس کا خیر مقدم اس امید کی وجہ سے ہوا کہ لیبیا کو آخرکار متحدہ طور پر آزادی حاصل ہوگی۔

استار سے ایک انٹرویو میں سینیٹ کے صدر نے اس فیصلہ پر اطمینان کا اظہار کیا۔ لیکن ساتھ ہی اس امید کا بھی اظہار کیا کہ بعد میں طرابلس کو بھی اس میں شامل کر دیا جائے گا۔ (استار)

اقوام متحدہ کے مبصرین کے نقصان کا ہرجانہ

بغداد ۹ جون۔ بین الاقوامی عدالت انصاف کے سیکرٹری نے عراقی حکومت کو ایک نوٹ بھیجا ہے جو ان ہرجانوں سے متعلق ہے جو اقوام متحدہ کے وفود کے اراکین کو ان کے فرائض کی انجام دہی میں نقصانات کا ادا کیا جائے گا۔ بین الاقوامی عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان اقوام متحدہ کی تمام رکن ریاستوں کو یہ ہرجانہ ادا کرنا چاہیئے۔

فالوجہ کے کمانڈر کو دعوت

بیروت ۹ جون۔ حکومت لبنان فالوجہ میں مصری دستہ کے کمانڈر السید طٰہٰ بے کو لبنان میں سرکاری مہمان کی حیثیت سے موسم گرما گذارنے کی دعوت دے گی۔ سب سے پہلے یہ تجویز اسکندریہ میں لبنان کے قونصل جنرل نے پیش کی تھی۔ (استار)

لبنانی نمائندوں کے لئے مکانات

بیروت ۹ جون۔ وزارت خارجہ نے وزارت کی کونسل سے درخواست کی ہے کہ وہ لنڈن پیرس واشنگٹن اور طہران میں لبنانی نمائندوں کے لئے مکانات خریدنے کے لئے ایک خاص قرض دے۔ (استار)

انڈونیشیا لشکر مصر بھیجے گا

قاہرہ ۹ جون۔ مصری وزیر سپلائز عبد الحامد عبد الحق نے قاہرہ میں انڈونیشی نمائندے سے ملاقات کی۔ انڈونیشی نمائندے نے اپنی حکومت کی رضامندی کا اظہار کیا وہ مصر کو شکر برآمد کرنے کیلئے تیار ہے (استار)

درخواست دعا :- اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کے دعاؤں کی طفیل خادم صاحب کی طبیعت اب درست ہے اور عقوڑا تھوڑا چلنے پھرنے بھی لگے ہیں۔ احباب سلسلہ اس مخلص خادم کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ثاقب زیروی)

کیا حکومت اسرائیل کا دیوالہ نکلنے والا ہے؟

معاشی ناکہ بندی سے یہودیوں کو شکست دینے کا عزم

لنڈن ۹ جون۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار نے جو ابھی حال ہی میں فلسطین میں تھا لکھا ہے کہ چاروں طرف مخالف عرب حکومتوں سے گھرے ہونے کی وجہ سے "اسرائیل" کے لئے ایک مستقل معاشی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور سرکردہ عربوں کو یقین کامل ہے کہ وہ معاشی ناکہ بندی سے یہودیوں کو ہرا سکتے ہیں۔

نامہ نگار نے "اسرائیل" کی حالت کا جو اندازہ لگایا ہے۔ اس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ "اسرائیل" کے دیوالہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ تارکین وطن کی مسلسل آمد نے یہودی حکومت کو ایک نازک پوزیشن میں مبتلا کر دیا ہے۔ قیمتیں تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں اور معیار زندگی پست ہے اور پست ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا سد باب کرنے کے لئے تجارت کی کوئی مناسب اسکیم موجود نہیں ہے۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ بہت کچھ اس پر منحصر ہے کہ آیا امریکہ کا سرمایہ حاصل ہو سکے گا یا نہیں لیکن جو امریکی یہاں آئے ہیں۔ ان کی ہمت افزائی نہیں کی گئی ہے۔

نامہ نگار کا خیال ہے کہ معاشی استحکام اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ جب کہ یہودی اپنے ہمسایوں سے سمجھوتہ کر لیں۔

شرق اردن کی زراعت کا مطالعہ

عمان ۹ جون۔ برطانوی دفتر خارجہ کے مشیر زراعت شرق اردن کی زراعتی صورت حال کا مطالعہ کرنے کی غرض سے یہاں پہنچے ہیں۔

توقع ہے کہ وہ ملک کا دورہ کرنے کے بعد ایک رپورٹ پیش کریں گے۔ جس میں زراعتی پیداوار بڑھانے کے طریقوں کا مشورہ دیا جائے گا۔ اور وہ اسی مقصد کے لئے مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک کا دورہ کریں گے۔ (استار)

جسامات سے پسینہ کی جگہ خون نکلنے کی بیماری

بغداد الجدید۔ ۱۰ جون۔ یہاں ڈاکٹر ایک نوجوان آدمی کی عجیب پر اسرار بیماری سے الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے بجائے پسینہ کے جسامات سے خون نکلتا ہے۔ ہر آدھ گھنٹہ کے بعد یہ خون چھلک آتا ہے۔ مقامی طبی اطلاع کے مطابق اس کی کھال سے گرم اور تازہ انسانی خون ابھرنے لگتا ہے اور اس سے اس کو ایسا درد محسوس ہوتا ہے جس طرح خون نکلتے وقت محسوس ہوتا ہے۔ اس شکایت کی وجہ یہ ہے کہ اس نوجوان نے پندرہ یوم قبل ایک گمنام نعش کو نہلایا تھا اور دفن کر دیا تھا (استار)

عرب پوری طرح بیدار ہو گئے ہیں

لنڈن ۹ جون بین الاقوامی امور کے برطانوی شاہی انسٹیٹیوٹ کے رسالے "دی ورلڈ ٹوڈے" میں اٹلی کی نو آبادیات پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اس مسئلہ کے دوبارہ پیش ہونے کے عرصہ تک جو چار ماہ کا درمیانی وقفہ ہے۔ اس کو توقع ہے کہ زیادہ تعلق رکھنے والی طاقتیں حمایت حاصل کرنے کی کوشش کریں گی۔

رسالے نے لکھا ہے کہ عرب جنکو اٹلی کی واپسی کا ڈر ہے اچھی طرح ہوشیار ہو گئے ہیں۔ ادھر کمیونسٹ نو آبادی دائرے میں اٹلی کی ناکامی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ (استار)

قاہرہ کے لئے مکانات کی تعمیر کا پروگرام

قاہرہ ۱۰ جون مصری وزیر اعظم ابراہیم عبد الہادی پاشا نے اخبار "الاساس" کو بتایا کہ حکومت نے سرکاری زمین کے سات سو قطعے سرکاری ملازمین کو دیئے ہیں۔ جہاں انکو اپنے مکانات تعمیر کرنے کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اسکے علاوہ وزارت وقف نے دس لاکھ مصری پونڈ مکانات کی تعمیر کے لئے منظور کئے ہیں۔

ہیلی اوپلس کے علاقہ میں ایک ہزار مکانات تعمیر کرنے کے لئے گفت و شنید جاری ہے اس کے علاوہ سرکاری دفتروں کے لئے دو بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اور سرکاری اسکولوں اور عدالتوں کی تعمیر کے سلسلے میں اقدامات جاری ہیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ تمام عمارتیں آخر میں قوم کی ملکیت ہونگی (استار)

الجیریا میں کمیونزم کی ناکامی

لنڈن ۱۰ جون۔ "افریقی دنیا" نامی جریدہ کے ایک نامہ نگار نے تحریر کیا ہے کہ کمیونزم نے الجیریا اور مراکش میں بہت کم ترقی کی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہاں جو چند کمیونسٹ تھے اور جو ماسکو کے احکام پر غلامانہ طور سے عمل کرتے تھے انکی تعداد حال ہی میں اور کم ہو گئی ہے۔ اور کوئی شخص ان کے پروپیگنڈہ پر ذرہ بھی دھیان نہیں دیتا۔ (استار)